اسلامی تاریخ کا مستند اور بنیادی ماخذ

طبقات ابن سعد

اردو

اخبار النبی
صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ ابو عبداللہ محمد بن سعد البصری ۱۶۸ھ ۲۳۰ھ

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی
021-2213768

اسلامی تاریخ کا مستند اور بنیادی ماخذ

طبقات ابنِ سعد

سیرتِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم
صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، مہاجرین و انصار

جلد دوم

حصہ سوم و چہارم

خلفائے راشدین، اصحاب بدریین اور صحابہ کرام کے احوال مع انساب اور ان کے دینی کارنامے درج ہیں

صحابہ کرام اور تابعین عظام کے احوال مع انساب کا مستند اور معتبر معلومات کا مجموعہ

مصنف

علامہ ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری

(المتوفی ۲۳۰ھ)

ترجمہ

علامہ عبداللہ العمادی مرحوم

تسہیل، اضافہ عنوانات وحواشی

مولانا محمد اصغر مغل (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)

دارالاشاعت

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ۲۰۰۳ء حسان پرنٹنگ پریس فون 6642832
ضخامت : ۶۹۲ صفحات

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ B-437 دیپ روڈ لسبیلہ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن الاشعث کو اُسی صبح کو علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ اے فرزند عزیز دیکھ کہ امیر المومنین نے کیوں کر صبح کی، وہ گیا اور اُس نے انہیں دیکھا واپس آیا اور کہا کہ میں نے اُن کی آنکھوں کو دیکھا کہ وہ اُن کے سر میں گھُس گئی ہیں۔ اشعث نے کہا کہ رب کعبہ کی قسم، مجروح کی دونوں آنکھوں؟

حضرت علیؓ کی شہادت

علیؓ جمعے کے دن اور ہفتے کی شب کو زندہ رہے، شب یک شنبہ ۱۹ رمضان کو اُن کی وفات ہوگئی (رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ حسنؓ حسینؓ اور عبداللہ بن جعفر نے انہیں غسل دیا اور تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں کرتہ نہ تھا۔

حضرت علیؓ کی نماز جنازہ

شعبیؒ سے (متعدد سلسلوں سے) مروی ہے کہ حسنؓ بن علیؓ نے علیؓ بن ابی طالب پر نماز پڑھی، انہوں نے اُن پر چار تکبیریں کہیں علیؓ کوفے میں مسجد جامع کے نزدیک اس میدان میں جو ابواب کندہ کے متصل ہے لوگوں کے نماز فجر سے واپس ہونے سے پہلے دفن کر دیے گئے۔ حسنؓ بن علیؓ اُن کے دفن سے واپس ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی، لوگوں نے اُن سے بیعت کر لی، علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چار سال اور نو مہینے رہی۔

حضرت علیؓ کی مدت حیات

ابی اسحٰق سے مروی ہے کہ جس روز علیؓ کی وفات ہوئی وہ ترسٹھ برس کے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے کہ مہینے کے سال میں جب ۸۱ھ شروع ہوگیا تو میں نے محمد بن الحنفیہ کو کہتے سُنا کہ میں اپنے والد کی عمر سے بڑھ گیا، میں نے کہا کہ اُن کا سن جس روز وہ قتل کیے گئے (یرحمہ اللہ) کتنا تھا، انہوں نے کہا کہ ترسٹھ برس۔ محمد بن عمر (الوقدی) نے کہا کہ یہی ہمارے نزدیک ثابت ہے۔

طلق الاعمیٰ (نابینا) نے اپنی دادی سے روایت کی کہ میں اور اُم کلثومؓ بنت علیؓ علی رضی اللہ عنہ پر رورہی تھیں۔

حضرت امام حسنؓ کا خطبہ

ہبیرہ بن بریم سے مروی ہے کہ میں نے حسنؓ بن علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ سُنایا اور کہا کہ اے لوگو کل ایک ایسا شخص تم سے جُدا ہوگیا کہ نہ اوّلین اُس سے آگے بڑھے نہ آخرین اُسے پائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ اُسے میدان جنگ میں بھیجتے تھے اور اُسے جھنڈا دیتے تھے، وہ اُس وقت تک واپس نہیں کیا جاتا تھا تاوقتیکہ اللہ اُسے فتح نہیں دیتا تھا، جبرئیل اُس کے داہنی طرف رہتے تھے، اور میکائیل اُس کی بائیں طرف اُس نے نہ چاندی چھوڑی نہ سونا، سوائے سات سو درم کے جو اُس کی سے بچ گئے، جن سے اُس کا ارادہ خادم خریدنے کا تھا۔

ہبیرہ بن بریم سے مروی ہے کہ جب علیؓ بن ابی طالب کی وفات ہوئی تو حسنؓ بن علیؓ کھڑے ہونے، منبر پر

پڑھے اور کہا کہ اے لوگو، رات وہ شخص اُٹھالیا گیا جس سے نہ اوّلین آگے بڑھے اور نہ آخرین اُسے پائیں گے جس کو رسول اللہ ﷺ میدان جنگ میں بھیجتے تھے، اُس کی داہنی طرف سے جبرئیل اُسے پناہ میں لیتے تھے اور بائیں طرف سے میکائیل، وہ اُس وقت تک نہیں پلٹتا تھا، جب تک اللہ اُسے فتح نہ دے دیتا، اُس نے سوائے سات سو درم کے کچھ نہ چھوڑا، جس سے اُس کا ارادہ خادم خریدنے کا تھا، وہ اُس شب کو اُٹھالیا گیا جس میں عیسیٰ بن مریم کی روح کو معراج ہوئی یعنی رمضان کی سترھویں شب۔

حضرت امام حسنؓ کی ایک غلط عقیدہ کی تردید

عمرو بن الاصم سے مروی ہے کہ حسنؓ بن علیؓ سے کہا گیا کہ ابوالحسن علی علیہ السلام کے شیعوں میں سے کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ علیؓ دابۃ الارض تھے اور وہ قیامت کے قبل پھر بھیجے جائیں گے تو انھوں نے کہا کہ وہ جھوٹے ہیں، یہ لوگ اُن کے شیعہ نہیں ہیں، یہ لوگ اُن کے دشمن ہیں۔

اگر ہمیں دوبارہ بھیجے جانے کا علم ہوتا تو نہ ہم اُن کی میراث تقسیم کرتے اور نہ اُن کی بیویوں کا نکاح کرتے۔

ابن سعد نے کہا کہ اسی طرح عمرو بن الاصم سے بھی روایت ہے۔

عمرو بن الاصم سے مروی ہے کہ میں حسنؓ بن علیؓ کے پاس گیا جو عمرو بن حریث کے مکان میں تھے، اُن سے میں نے کہا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ علیؓ قیامت سے پہلے واپس آئیں گے، وہ ہنسے اور کہا کہ سبحان اللہ اگر ہمیں اس کا علم ہوتا تو نہ ہم اُن کی عورتوں کا نکاح کرتے اور نہ باہم اُن کی میراث تقسیم کرتے۔

عبدالرحمٰن بن ملجم کا انجام

لوگوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ملجم قید خانے میں رہا، جب علیؓ انتقال فرما گئے (رضوان اللہ علیہ وبرکاتہ) اور دفن کردیے گئے تو حسنؓ بن علیؓ نے عبدالرحمٰن بن ملجم کو بُلا بھیجا، اُسے قید خانے سے نکالا کہ قتل کریں، لوگ جمع ہوگئے اور اُس کے پاس مٹی کا تیل، بوریے اور آگ لائے، اُن لوگوں نے کہا کہ ہم اسے جلائیں گے تو عبداللہ بن جعفر، حسینؓ بن علیؓ اور محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو کہ ہم اس سے اپنا دل ٹھنڈا کرلیں۔

عبداللہ بن جعفر نے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے مگر اُس نے فریاد نہ کی اور نہ کچھ کلام کیا۔ اُس کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری مگر اُس نے فریاد نہ کی اور کہنے لگا کہ تم اپنے چچا کی آنکھوں میں ایسی تیز اور تکلیف وہ سلائی سے سرمہ لگاتے ہو، پھر اس نے سورۃ "اقراء باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق" آخر تک پڑھی، اُس کی دونوں آنکھیں بہ رہی تھیں۔

عبداللہ نے حکم دیا تو اُس کی زبان کھینچی گئی تاکہ اُسے کاٹیں، اُس نے فریاد کی۔ کہا گیا کہ ہم نے تیرے ہاتھ پاؤں کاٹے اور تیری آنکھیں نکالیں، اے اللہ کے دشمن، مگر تو نے فریاد نہ کی، جب ہم تیری زبان کی طرف گئے تو تُو نے فریاد کی۔ اُس نے کہا میری یہ فریاد صرف اس لئے ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ دنیا میں اس حالت میں ہچکیاں لوں کہ اللہ کا ذکر نہ کرسکوں۔